REGD NO. L. 5254

209

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲ امان ۱۳۳۶ ہش ۲ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۲

"خلیفہ کیوں معزول نہیں ہو سکتا"

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی ایمان افروز تقریر

ربوہ یکم مارچ۔ کل ۲۸ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الرحمت وسطی میں محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "خلیفہ کیوں معزول نہیں ہو سکتا" کے موضوع پر ایک ایمان افروز اور مبسوط تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سر انجام دیئے۔ (مفصل آئندہ)

کشمیر کے سوال پر ملک فیروز خاں نون اور برطانوی وزیر اعظم کے درمیان بات چیت

انہوں نے اس مسئلے پر دوسرے برطانوی وزراء سے بھی تبادلۂ خیالات کیا

لندن۔ یکم مارچ۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون نے گزشتہ رات لندن میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن اور وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔ بعد میں انہوں نے دوسرے وزراء سے اس مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کیا۔ تعلقات دولتِ مشترکہ کے وزیر ارل آف ہوم آج ملک فیروز خاں نون کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دے رہے ہیں۔ دعوت کے بعد دونوں مسئلہ کشمیر پر غور کریں گے۔ ملک نون بائیں بازو کے لیڈر مسٹر بیوان سے بھی ملنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ کے دو ممبر مسٹر ایف ایم۔ بینٹ (کنزرویٹو) اور مسٹر فریناک ٹونے (لیبر) کل شام لندن سے کراچی روانہ ہو گئے۔ وہ یہاں مسئلہ کشمیر کا مطالعہ کریں گے۔ مسٹر بینٹ دار العوام میں اینگلو پاکستان گروپ کے صدر ہیں۔ انہوں نے روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم نے سرینگر جانے کی بھی اجازت مانگی ہے۔ لیکن ہمیں ابھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہمارے لئے وہاں جانا ممکن ہو سکے گا یا نہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ کے یہ دونوں ممبر دہلی جانے سے پہلے آزاد کشمیر کا دورہ کریں گے۔

مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے

اجلاس مارچ کے آخر تک جاری رہے گا

لاہور یکم مارچ۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس آج سے لاہور میں شروع ہو رہا ہے۔ جو سارا مہینہ جاری رہے گا۔ صوبائی وزیر خزانہ ۹ مارچ کو بجٹ پیش کریں گے جس پر ۲۷ مارچ تک بحث جاری رہے گی۔ بجٹ سے قبل اور بجٹ کے بعد دو روز غیر سرکاری بلوں پر بحث کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا آج اسمبلی چیمبر کے کمیٹی روم میں اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں بجٹ سیشن کے ایجنڈے پر غور کیا جائے گا۔

شاہ سعود قاہرہ سے ریاض روانہ ہو گئے

قاہرہ یکم مارچ۔ شاہ سعود عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل قاہرہ سے ریاض روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل انہوں نے کہا۔ پانچ عرب ملکوں یعنی مصر سعودی عرب۔ شام۔ اردن۔ اور یمن کے اتحاد میں کوئی رخنہ نہیں ڈالا جا سکتا۔

آئزن ہاور موللے بات چیت مکمل ہو گئی

واشنگٹن یکم مارچ۔ کل صدر آئزن ہاور اور فرانسیسی وزیر اعظم مسیو موللے کے درمیان بات چیت مکمل ہو گئی۔ بات چیت کے اختتام پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کو مشرق وسطی کے پر امن تصفیہ کا یقین ہو گیا ہے۔

— بغداد یکم مارچ۔ کل عراقی پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے نئے سال کے بجٹ کی منظوری دے دی۔ اس طرح وزیر اعظم نوری السعید کو پارلیمنٹ کی طرف سے اعتماد کا ووٹ حاصل ہو گیا۔

او نو پھر برما کے وزیر اعظم بن گئے

رنگون یکم مارچ۔ کل یہاں برما کے ایوان نائبین نے متفقہ طور پر سابق وزیر اعظم مسٹر او نو کو پھر وزیر اعظم منتخب کر لیا۔ مسٹر او نو گزشتہ سال جون میں اپنی پارٹی اینٹی فاسسٹ پیپلز۔ فریڈم لیگ کو از سر نو منظم کرنے کے لئے وزارتِ عظمٰی سے مستعفی ہوئے تھے۔ اس کے بعد مسٹر او بارے کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا۔ مسٹر او نو آج اپنے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں۔

چینی کا کوٹہ بحال کر دیا جائے گا

لاہور یکم مارچ۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک سید علی احمد تالپور نے کل اخبارات کے نمائندوں کو بتایا کہ صوبہ میں چینی کا کوٹہ ہفتہ عشرہ تک بحال کر دیا جائے گا۔ اس کوٹہ میں چند ماہ قبل ۲۵ فیصد کمی کی گئی تھی۔ آپ نے کہا کہ اب ملکی و غیر ملکی چینی کی سپلائی تسلی بخش ہو گئی ہے۔ چند انتظامی مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے بعد

م چینی کے راشن کا کوٹہ بحال کر دیا جائیگا۔ وزیر خوراک نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ گندم کی قیمت دس روپے من کی بجائے ۱۱½ روپے فی من مقرر ہونے کے باوجود آئندہ سال قیمت فروخت میں اضافہ کا امکان نہیں۔ کیونکہ صوبائی حکومت اس سلسلہ میں خسارہ خود برداشت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ربوہ میں ایجنسی الفضل

ربوہ میں الفضل کے لئے ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۵ مارچ تک دفتر مینیجر الفضل میں پہنچا دیں۔ — درخواست کنندہ کے لئے لازمی ہوگا کہ مبلغ پانچ صد روپیہ بطور سیکیورٹی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امانت مینیجر الفضل داخل کروا کر رسید شامل درخواست کریں۔ درخواست کی نامنظوری کی صورت میں رقم فوراً واپس کر دی جائے گی۔ دیگر شرائط ایجنسی دفتر مینیجر الفضل سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۷ء

تجدید و احیائے اسلام کا فریضہ

حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات کی وجہ سے مسلمانوں کی مذہبی زندگی میں جو انقلاب برپا ہؤا۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ آپ کی زندگی کا سرسری مطالعہ بھی یہ یقین دلانے کے لئے کافی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسے وقت میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے پیدا کیا۔ جبکہ اسلام کا چراغ مسلمانوں کے دلوں میں بجھ گیا تھا۔ چہ جائیکہ وہ اس چراغ سے دوسروں کے دلوں کے بجھے ہوئے چراغوں کو بھی روشن کرتے۔

اہل اسلام کی برصغیر ہند میں خاصکر اور تمام اسلامی کہلانے والی دنیا میں بالعموم جو حالت ہوگئی تھی۔ اس کا کچھ اندازہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کی زندہ جاوید تحریروں سے ہو سکتا ہے۔ یہ انحطاط سارے عالم اسلام میں کئی سالوں سے شروع ہو چکا تھا۔ جہاں تک اسلامی اڈیالوجی کے احیاء کا تعلق ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ نے بڑی حد تک اس کی تکمیل کر دی تھی۔ علم دین کے لحاظ سے شاہ صاحب موصوف کا کام عظیم الشان ہے اور یہ کام آپ کے خاندان میں بھی جاری رہا۔

حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی قائدانہ بصیرت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ نہ صرف شاہ اسماعیل جیسے عالم و فاضل آتش بیان واعظ آپ کے دامن سے وابستہ ہونا باعث افتخار سمجھتے تھے۔ بلکہ جیسا کہ آپ کی زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے جیّد علماء نے آپ کے اشارے پر اپنی جانوں کی قربانی دینا معمولی بات خیال کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزم و حزم کی ایسی صفات سے مزین کیا تھا۔ کہ آپ جہاں جاتے تھے۔ بڑے بڑے دنیا پرست دنیا کے دھندوں کو چھوڑ چھاڑ کر دین کے کاموں میں مصروف ہو جاتے تھے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں کو آپ نے اسلامی زندگی اختیار کرنے اور دوسروں کے لئے اسلامی زندگی کا نمونہ بننے کے لئے تیار کیا اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر آپ وقت پر ظہور نہ کرتے۔ تو کم از کم ہندوستان سے اسلام کا نام و نشان مٹ جاتا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو احیاء و تجدید کا کام کیا تھا وہ بھی نسیاً منسیاً ہو جاتا۔

آپ کے ظہور سے اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ جو اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی یہ ہدایت نازل کی ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

آپ کی بعثت سے پہلے ہی ہندوستان کی یہ حالت ہو چکی تھی۔ کہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کا اقتدار بالکل ختم ہو چکا تھا۔ پنجاب اور اس سے ملحقہ علاقوں پر سکھا شاہی قائم ہو چکی تھی۔ وسط ہند سے مرہٹوں کا طوفان اٹھ کر چاروں طرف چھا گیا تھا۔ شہنشاہ دہلی کا صرف نام رہ گیا تھا۔ ورنہ تمام علاقے دہلی سے کٹ گئے تھے۔ اور جس کا بس چلا تھا۔ اس نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس طوائف الملوکی کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ سمندر پار ہزاروں میلوں سے آنے والی مغربی اقوام اپنی سیاسی فوقیت قائم کرنے کے لئے ہندوستانی نوابوں۔ راجوں۔ مہاراجوں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کر رہی تھیں۔ اور در اصل جنگ ان کے باہم نہیں ہو رہی تھی۔ بلکہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان ہو رہی تھی۔ جس میں آخر انگریز کامیاب ہو چکا تھا۔ فرانس اور برطانیہ کی جنگ در اصل معلومہ دنیا پر ایک دوسرے پر اپنی فوقیت قائم کرنے کے لئے ہو رہی تھی۔ ہندوستان میں ان کے درمیان جو جنگ ہو رہی تھی۔ وہ اسی بڑی جنگ کا ایک حصہ تھا۔ چونکہ انگریز وسیع تر جنگ میں فرانس کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس لئے ہندوستان میں بھی وہی کامیاب ہؤا۔

یہ تو ہند میں مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کی صورت حال تھی۔ ان کے معاشرہ کی حالت اس سے بھی بدتر ہو چکی تھی۔ مذہب کی روح ان کے دلوں میں مردہ ہو چکی تھی۔ الغرض مسلمان ہر طرح چاہِ نکبت میں گر گئے تھے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ کی سرحد پر جہاد میں بظاہر ناکامی دشمن کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے نام لیواؤں کی وجہ سے ہی ہوئی تھی۔ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے جو جواں مردی اور شجاعت دکھائی۔ واقعی اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ لیکن جس جگہ کو بہترین سمجھ کر آپ نے سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ خود وہاں کے مسلمان ہی آپ کے راستہ میں حائل ہو گئے۔ اور آخر آپ بالاکوٹ میں گھر کر اپنے جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ شہادت پا گئے۔

آپ کے عہد میں ہی انگریز سارے ہندوستان پر دولت فائقہ کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ اور ملک کا تمام نظم و نسق ان کے ہاتھ میں آگیا تھا جن امراء اور راجوں مہاراجوں نے ان کی فرمانبرداری اختیار نہ کی سب مٹ مٹا گئے تھے۔ خود شہنشاہ دہلی ان کا وظیفہ خوار ہو چکا تھا۔

بیشک یہ ایک نہایت دردناک صورتِ حال ہے۔ لیکن حقیقت سے آنکھیں نہیں بند کی جا سکتیں۔ انگریز بالکل ہی نئے ساز و سامان سے یہاں آیا تھا۔ یورپ بالکل ایک جدید زندگی میں داخل ہو چکا تھا۔ اور انگریز ان تمام جدید ہتھیاروں سے لیس تھا۔ جہاں جنگ کے ہتھیاروں تنظیم افواج وغیرہ میں اس کو فوقیت تھی۔ وہاں شہری انتظامات میں بھی وہ فائق تھا۔ اس نے یہاں وہ امن قائم کر دیا تھا۔ جس کو ہندوستانی مدت سے ترس رہے تھے۔ یہ عالم تھا۔ جب سید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے یہاں مبعوث کیا۔

اس کے باوجود پنجاب کا ایک خطہ ایسا تھا۔ جہاں اب بھی مسلمانوں کی زندگی سخت ضیق میں تھی۔ مسجدیں اصطبل بن رہی تھیں۔ اذان دینا ممنوع تھا۔ سکھ سردار تمام ملک پر گنوارانا تحکم چلا رہے تھے۔ مسلمانوں کے جان و مال تو کیا عصمتیں تک محفوظ نہ تھیں۔ سید صاحب کو یہ حالات پہنچ رہے تھے۔ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انگریز کی عملداری میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ مگر سکھوں کے راج میں خاصکر مسلمانوں کو سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے عین اسلامی تعلیم کے مطابق وہاں جہاد کرنا ضروری خیال کیا۔ بے شک آپ بظاہر ناکام ہوئے۔ اور شہید ہو گئے۔ لیکن آپ کی شہادت اللہ تعالےٰ کے نزدیک رائیگاں نہیں گئی۔ چند ہی سال کے بعد پنجاب پر بھی انگریزوں نے قبضہ کر لیا۔ اور یہاں بھی مذہبی آزادی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

انگریز کے تمام ہند پر بطور دولت فائقہ چھا جانے اور سید صاحب کی شہادت سے مسلمان جو سبق لے سکتے تھے۔ وہ وہی سبق تھا۔ جو تاتاریوں کے غلبہ کے وقت جب انہوں نے عباسی خلافت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ مسلمانوں نے لیا تھا۔ اس وقت مسلمانوں نے اپنی تلوار میان میں کر لی تھی۔ کیونکہ وہ کوئی کاٹ نہیں کر سکتی تھی۔ اور قرآن کریم ہاتھ میں لے کر تاتاری مشرکوں میں گھس گئے تھے۔ اور ابھی ایک ہی نسل نہیں گزری تھی۔ کہ مسلمانوں نے فاتح کو مفتوح کر لیا۔ اس کے بعد کی اسلامی سیاسی تاریخ کے پہلوان وہی ترک رہے ہیں۔ جو ہلاکو خاں کی اولاد تھے۔ کنجشک کو شاہین سے اور ممولے کو شہباز سے لڑانے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اسلام کے فروغ کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ہسپانیہ (یورپ) میں عربوں کا اسلامی دور ختم ہؤا ہی تھا۔ کہ ترک مسلمانوں کا یہ دوسرا وسیع اسلامی دور شروع ہؤا۔ جو یورپ کی دیواروں سے جا ٹکرایا۔

اب جبکہ یورپ تمام دنیا پر چھا گیا ہے۔ "تیسرا اسلامی دور" شروع ہو چکا ہے۔ جو تمام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ اس عظیم الشان دور کا آغاز ایک ننھی سی جماعت نے کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے۔ اور انشاء اللہ دنیا پھر ایک بار دیکھ لے گی۔ کہ کنجشک کو شاہین سے اور ممولے کو شہباز سے لڑانے کا الٰہی طریق کیا ہے۔

دعائے مغفرت

میاں خدا بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحمہ ضلع سرگودھا ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۱/۲/۵۷ کو بعد از نماز ظہر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ قائم مقام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔

احمدیہ دار التبلیغ ممباسہ (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کیلئے پُرزور جدوجہد۔ اخبارات میں مضامین کے ذریعہ تحریک کا سلسلہ

"اوڈیگو" قبیلے میں احمدیت کا نفوذ۔ قبیلے کے ایک بااثر شخص کا قبولِ احمدیت

—— از مکرم نور الدین صاحب منیر بی۔ اے ممباسہ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ ——

ممباسہ اور اس کے ساتھ کینیا کا ساحلی علاقہ صدیوں تک سلاطین زنجبار کے ماتحت رہا ہے۔ عربوں کے دورِ حکومت میں مقامی باشندے کثیر تعداد میں اسلام میں داخل ہوئے۔ چنانچہ ساحلی علاقہ کے کئی قبیلے مسلمان ہیں۔ صرف ممباسہ میں ہی افریقن مسلمانوں کی تعداد چالیس پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس طرح تعداد کے لحاظ سے ساحلی علاقہ میں اسلام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن افریقن مسلمان تعلیم کے لحاظ سے بہت پسماندہ ہیں۔ ممباسہ بھر میں ایک بھی افریقن مسلمان ایسا نہیں۔ جو کوئی ذمہ داری کا کام سنبھالے ہوئے ہو۔ جیسے ہندوستان میں تعلیم سے بے توجہگی برتنے کی وجہ سے مسلمان ہندوؤں سے ہر میدان میں پیچھے رہ گئے تھے۔ وہی حال یہاں ہے۔ اور جیسے وہاں بعض نام نہاد مذہبی لوگوں نے دنیوی تعلیم کے حصول کو موجب کفر قرار دے کر قوم کو نقصان پہونچایا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی افریقن مسلمان تعلیم سے بے بہرہ رہ گئے ہیں۔ افریقن عیسائی تعلیم میں بہت آگے ہیں۔ اور ہر میدان میں ذمہ داری کا کام سنبھال رہے ہیں۔

ان حالات سے متاثر ہو کر چند مقامی افریقن مسلمان نوجوانوں نے ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ جس کا مقصد دینی تعلیم کے علاوہ دنیوی تعلیم کو افریقن مسلمانوں میں عام کرنا ہے۔ اس سوسائٹی کا پریذیڈنٹ Mr. S. M. Ramdhani اور دیگر عہدہ دار اعفر کے پاس اکثر آتے رہتے ہیں۔ اور باہم مشورہ سے مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے بعض تدابیر اختیار کی گئیں۔ سب سے مقدم ضرورت تو اس کی ہے کہ افریقن مسلمانوں کا خیال بدلا جائے۔ تعلیم سے ان کی بے حسی کا یہ عالم ہے۔ کہ سوسائٹی کے Vice Secretary کی تحقیقات کی رو سے گزشتہ سال ممباسہ بھر میں صرف دو صد افریقن مسلمان بچے سکولوں میں داخل ہوئے۔ حالانکہ ایسے بچوں کی تعداد جنہیں سکولوں میں داخل ہونا چاہیئے۔ کئی ہزار تک ہے۔ اس بے حسی کو دور کرنے کے لئے مقامی پریس کے ذریعہ کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ریڈیو پر بھی تقاریر کرانے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سوسائٹی کے ورکر گھر گھر جا کر بھی بچوں کو سکول بھجوانے کی تحریک کریں گے۔

Mombasa Times نے جو یہاں کا سب سے پرانا اور کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ ایک اشاعت میں افریقن مسلمانوں کی تعلیم سے بے حسی کے ازالہ کے متعلق اعفر کا بیان بھی شائع کیا۔ جس کے بعد اس موضوع پر بعض اور حلقوں کے تاثرات بھی شائع ہوئے۔ اعفر نے عرب اور پاکستانی معزز مسلمانوں کو لکھ کر بھی افریقن مسلمانوں کی تعلیم کے سوال میں دلچسپی لینے کی تحریک کی۔ اور پراونشل ایجوکیشن افسر Mr. A. V. Hatfield کو بھی توجہ دلائی۔ کہ وہ ممباسہ میں افریقن مسلمانوں کے لئے ایسے سکول کھولیں۔ جو عیسائی مشن کے اثر سے پاک ہوں۔ چنانچہ ان کا جواب آیا۔ کہ ایسے سکول کھولے جا رہے ہیں۔

افریقن مسلم سوسائٹی کے عہدہ داروں اور بعض ممبروں کو تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر ان میں تقسیم کیا گیا۔ لٹریچر عربوں اور عیسائیوں میں تقسیم کرنے کے علاوہ فروخت بھی کیا گیا۔

Mr. Ali Mbwana جو ضلع Kwali کے چیف خاندان سے ہیں۔ اور وہاں سپر وائزر کے عہدہ پر مقرر ہیں۔ حقیقۃً خرصہ ہوا احمدی ہوئے ہیں۔ وہ Odigo قبیلہ سے ہیں۔ جو تقریباً پندرہ ہزار مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ Mr. Ali کو احمدیت کی تبلیغ سے بڑی دلچسپی ہے۔ تقریباً ہر اتوار کو اعفر کے پاس آتے ہیں چندہ دیتے ہیں اور تبلیغ کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت بخشے۔ اور ان کے سارے قبیلہ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔

پاکستانی احمدی بچوں کو قرآن شریف باترجمہ اور ایک بچہ کو یسرنا القرآن شروع کرایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی سنائے جاتے ہیں۔ تا ان کے دلوں میں اعلےٰ اخلاق کی تخم ریزی ہو سکے۔

ہے دعائے عاجزانہ.....

بھلا کیا کرے گی آخر یہاں گردشِ زمانہ
ترا حسن غیر فانی، میرا عشق جاودانہ

ترا آسرا ہے جس سے ہے یہ ہست و بود قائم
تو اگر نہ دے سہارا تو کہاں مرا ٹھکانہ

ترے در پہ آ گیا ہوں کہ یہی تھی میری منزل
مرے سر کو مل گیا ہے ترا سنگِ آستانہ

تری ذات کا تصوّر مری روح کی غذا ہے
ترا ذکر و فکر ہر دم مرے دل کا آب و دانہ

مجھے اپنا رنگ دیدے مجھے خود میں جذب کر لے
مرے عشق میں بھی پیدا ہو ادائے دلبرانہ

مرا دل تڑپ رہا ہے کوئی وعدۂ تسلّی!
مری روح مضطرب ہے، کوئی حرفِ محرمانہ!

مری آہِ نیم شب کو شرفِ قبول بخشیں
ہے دعائے عاجزانہ ہے نوائے عاشقانہ

(محمد شفیع اشرف)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ ــ اور ــ خلافت کا قیام

(از مکرم چودھری ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیوض و برکات اور قوت قدسی ہر پُر آشوب اور پُرفتن و ضلالت زمانہ میں اپنے اثرات ظہور میں لاتی رہی اور ہر زمانہ کے فتنوں کے قلع قمع کرنے کے لئے ایک مردِ کامل کو پیدا کرتی رہی ہے۔ اسی قوت و تاثیر روحانی کے ماتحت اور پیشگوئیوں کے مطابق زمانہ حال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موعود اور خادم حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت قائم فرمائی۔ جو اپنے کردار اور ایمان و عرفان کے بلند مقام کے لحاظ سے اور خدا اور اس کے رسول حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گداز ہونے کے لحاظ سے اس زمانہ میں عدیم النظیر ہے۔ یہ صرف ہم ہی نہیں کہتے۔ ہمارے مخالفین بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ اس پُرفتن زمانہ میں صرف احمدی جماعت ہی ہے۔ جو صحیح سیرت اسلام کا نمونہ اپنے قول و کردار کے ساتھ پیش کر رہی ہے۔

موجودہ زمانہ کے خطرناک دور میں ایسی جماعت کے قیام کی خبر پہلے سے مذہبی نوشتوں میں چلی آتی تھی۔ یہ خبر اللہ تعالیٰ کے محفوظ ترین آخری نوشتہ یعنی قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ..... الخ جو سورہ جمعہ کی پہلی آیت ہے فرماتے ہیں:۔

"جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من فارس او رجال من فارس اور ایک دوسری حدیث میں اس شخص کو مہدی کے لفظ سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور اس کا ظہور آخری زمانہ میں بلاد شرقیہ سے قرار دیا گیا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ۲۱۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم صاف بتلا رہی ہے۔ زمانے تین ہیں۔ ایک اول جو صحابہ رضوان کا زمانہ ہے۔ اور ایک اوسط جو مسیح موعود اور صحابہؓ کے درمیان ہے۔ اور ایک آخری زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اور مصداق آیت واٰخرین منھم کا ہے۔ وہ وہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۱)

"تب خدا تعالیٰ کسی نفس مسیحی کو بغیر وسیلہ ظاہری سلسلوں اور طریقوں کے صرف نبی کریمؐ کی روحانیت کی تربیت سے کمال روحانی تک پہنچا دے گا۔ اور اس کو ایک گروہ بنائیگا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیضان ہی ان میں جاری وساری ہوگا۔"

"خلاصہ کلام یہ کہ اللہ جلشانہ' ان کے حق میں فرماتا ہے۔ کہ وہ آخری زمانہ میں آنے والے خالص اور کامل بندے ہوں گے۔ کہ وہ ایسے زمانہ میں آئیں گے کہ جب چاروں طرف بے ایمانی پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت دلوں سے نکل جائے گی۔ مگر ان کا ایمان ان دنوں میں بڑے زور میں ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے بلاکشی کی ان میں بہت قوت ہوگی۔ اور صدق و ثبات ان میں بے انتہا ہوگا۔ نہ کوئی خوف ان کے لئے مانع ہوگا اور نہ کوئی دنیوی امید ان کو سست کرے گی۔"

(،، صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم والی پیشگوئی کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔ تو لازماً خلافت راشدہ کی طرح اب بھی خلافت کا سلسلہ جاری ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ آپ کی بعثت کا جو مقصد ہے۔ اس کی آبیاری بھی آپؑ کے بعد خلفاء کے ذریعہ ہوتی رہے۔ ورنہ بعثت ثانیہ کا مقصد کہ جس کے ساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ وابستہ ہے۔ فوت ہو جاتا ہے۔ گویا بعثتِ ثانیہ کالعدم ٹھہرتی اور اسلام کی حفاظت اور دوبارہ حیات کا جو وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم .... الخ میں ہے نعوذ باللہ وہ پورا نہ ہوتا۔ حالانکہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدے اپنے پیارے دین اور اپنے سب سے بڑے محبوب حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کبھی نہیں ٹل سکتے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت ضروری ہے۔ اور پھر سلسلہ خلافت کے جاری ہونے پر کسی ایک قائم شدہ خلیفہ کا انکار درحقیقت اس ساری کڑی کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان مجسم قدرت ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زندہ اور قادر ثابت ہوتا ہے۔ اور خصوصاً یہ زمانہ جو کہ کمال دہریت کا زمانہ ہے۔ اور بھی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا تقاضا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفین کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۷)

پھر آگے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۸)

عجیب بات ہے۔ کہ اس عبارت کے نیچے حاشیہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جہاں اپنے بعد خلافت کی صورت میں قدرت کے ظہور کی خبر ہے۔ وہاں ساتھ ہی اپنی ذریت میں سے بھی ایک ایسے فرزند کی خبر صفائی کے ساتھ موجود ہے۔ کہ جو آپ کا نائب ہوگا۔ اور خلافت ہی کی صورت میں قدرت ثانی کا مظہر ہوگا۔ پھر اس کی شناخت کے لئے چند علامات بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کے ماتحت بتائی ہیں۔

(۱) اس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔

(۲) (قبل از وقت یعنی خلافت سے قبل) وہ معمولی انسان دکھائی دے گا۔

(۳) وہ بعض دھوکہ خوردہ خیالات والے لوگوں کے نزدیک قابل اعتراض بھی ہوگا۔

(۴) حضرت مسیح موعودؑ کی نیابت میں اس کے ذریعہ یورپ و ایشیا کی متفرق آبادیوں میں رہنے والے نیک فطرت لوگوں کو توحید کی طرف کھینچا جائے گا۔ اور دینِ واحد (اسلام) پر جمع کیا جائیگا۔ (باقی)

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم چودھری اقبال احمد جالندھری ابن چودھری محمد اسماعیل صاحب دفتر حفاظت مرکز ربوہ کا نکاح آمنہ بیگم صاحبہ دختر چودھری الہ دین صاحب دارالیمن کے ہمراہ مبلغ دو صد روپے حق مہر پر مکرم مولوی نور الحق صاحب فاضل نے مورخہ ۱۹۵۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر رنگ میں مبارک اور بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار چودھری عبد العزیز ملازم ریلوے اسٹیشن ربوہ۔

درخواست دعا۔ بزرگوار جناب والد صاحب عرصہ سے بعارضہ بواسیر بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ مرزا سعید احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

تا توانی جہد کن از بہر دیں با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعتِ صد آفریں (المسیح الموعود)

ترجمہ:۔ جب تک اور جہاں تک تجھ سے ہو سکے جان اور مال کے ساتھ دین کے لئے کوشش کر۔ تاکہ تو خداوند عرش کی طرف سے سینکڑوں شاباشں کی خلعت پائے

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد صدود نے عام ہے۔ یہ ارشاد ہر احمدی کے لئے ہے اور اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہے۔ پس تمام احباب کو خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں۔ حد امکان تک کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ حضور کی دعوت کو ہر فرد بشر تک پہنچانے کے لئے جو انتظامات ضروری ہیں۔ ان میں حتی الوسع ہاتھ بٹائیں۔ چونکہ چندہ کی فراہمی بھی ان انتظامات کا ایک اہم جزو ہے۔ اسلئے ہر مخلص دوست کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور دوسرے چندوں کے متعلق اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لے۔ اور ۳۰ اپریل تک سو فیصدی اپنی جماعت کا بجٹ پورا کرنے کے لئے انتہائی جدو جہد کرے۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ اور بے شک اس وقت تک کی چندوں کی وصولی پچھلے سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے قدرے بہتر ہے۔ لیکن تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ابھی قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی کمی ہے۔ سابقہ سالوں کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعتیں سال کے آخری دو تین مہینوں میں غیر معمولی جدو جہد کر کے ہر قسم کی کمی پوری کر دیا کرتی ہیں۔ لیکن اس سال ان دنوں آمد میں کچھ کمی ہے۔ لہذا میں تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور ہر قسم کے بقایاجات کی وصولی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ تا یہ کمی جتنی جلدی ہو سکے بیشی میں بدل جائے۔ کیونکہ تھوڑی سی غفلت یا لاپرواہی سے اگر ان مہینوں کی وصولی سابقہ سالوں کے معیار تک نہ پہنچے تو خدشہ ہے۔ کہ خدانخواستہ کہیں ہماری ترقی کی رفتار پر ناگوار اثر نہ پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۵۶ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۶ء میں فرمایا تھا۔ کہ

"چاہیے سال کے آخر میں چندہ کی مقدار میں ایک پیسہ کی بھی کمی ہو۔ دشمن کو شور مچانے کا موقعہ ملے گا"

پس یہ سال ہمارے لئے بہت اہم ہے اور ضروری ہے۔ کہ جس طرح پہلے ہر سال اس سے پچھلے سال کی نسبت ہمارا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی نمایاں طور پر ہمارا قدم پہلے سے بھی زیادہ آگے بڑھے۔ اور ہم نہ صرف اپنا بجٹ پورا کریں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم فراہم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو لگاتار ترقی عطا فرما رہا ہے۔ افراد کے لحاظ سے بھی اور افراد کی آمدنیوں کے لحاظ سے بھی۔ پس چندہ کی وصولی میں بھی اسی نسبت سے ایزادی ہونی چاہیئے

ایک اور بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ ان دنوں بعض احباب کی طرف سے معافی بقایاجات یا تخفیف شرح کے لئے درخواستیں موصول ہوا کرتی ہیں۔ اگرچہ بعض حالات میں خصوصاً جب کسی جماعت کی مجلس عاملہ ایسی رعایت کی سفارش کرے۔ تو نظارت بیت المال عموماً ایسی درخواستیں منظور کر لیتی ہے۔ لیکن یہ امر اچھی طرح احباب کے ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے معذرت کرنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ قرآن کریم میں جس جگہ قومی خدمت سے معذوری قبول کرنے کا ذکر ہے۔ وہیں ان کے لئے مغفرت مانگنے کا بھی حکم ہے۔ فرمایا۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امرٍ جامعٍ لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولٰئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ ان اللہ غفور رحیم۔

(سورۃ نور ع ۹)

حقیقی مومن صرف وہی لوگ ہیں۔ جو (علاوہ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب وہ کسی اہم مشترک معاملہ پر اس کے ساتھ ہوں۔ تو وہ ہرگز (اس قومی خدمت کو چھوڑ کر نہیں جاتے۔ جب تک اس سے اجازت حاصل نہ کریں۔ یقیناً جو لوگ اجازت لے کر جاتے ہیں۔ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اجازت مانگیں۔ تو ان میں سے جس کو مناسب سمجھے اجازت دے دے۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگ یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری جگہ فرمایا واذا انزلت سورۃ ان اٰمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم وقالوا ذرنا نکن مع القٰعدین ○ رضوا بان یکونوا مع الخوالف وطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون ○ لٰکن الرسول والذین اٰمنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم واولٰئک لھم الخیرات واولٰئک ھم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

اور جب کبھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو۔ تو ان میں سے صاحب استطاعت اجازت مانگنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دو۔ ہم (گھر میں) بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی رہیں۔ انہوں نے پیچھے رہنے والوں کے ساتھی بننا پسند کر لیا۔ اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رہتی۔ لیکن یہ رسول اور وہ لوگ جو اس پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے بہتر سے بہتر بدلے مقدر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو کامیاب ہوں گے۔

پس چاہیئے کہ تمام بقایادار احباب بقائے ادا کرنے پر زیادہ دھیان دیں اور معافی مانگنے کا خیال نہ کریں۔ سوائے اس کے کہ کسی شخص کو کوئی حقیقی مجبوری پیش ہو اور مقامی جماعت اس کی اس مجبوری کی تصدیق کر سکے۔

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے موصی احباب کے موجودہ ایڈریس کی دفتر ہذا کو اشد ضرورت ہے اگر موصی احباب اس اعلان کو خود پڑھیں تو وہ خود اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو جلد آگاہ فرما دیں۔

یا اگر کوئی دوست قارئین اخبار ان کے ایڈریس سے علم رکھتے ہوں۔ تو وہ براہ مہربانی ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

نمبر وصیت	نام ولدیت وغیرہ	سابقہ سکونت
۴۵۶۵	مستری محمد منیر صاحب ولد میاں رو ڈا صاحب	سابق قادیان بعدہٗ لاہور
۶۶۹۹	میاں محبوب الٰہی صاحب ولد میاں نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار	چک جھمرہ ضلع لائلپور
۶۶۰۷	ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک زین العابدین صاحب	سابق ننگل غلام نبی ضلع گورداسپور
۴۷۹۸	میر فضل الدین صاحب ولد میر حسن الدین صاحب	سیالکوٹ
۴۶۷۱	لفٹیننٹ ملک بشیر احمد صاحب ولد حکیم مشتاق احمد صاحب	کیمبل پور
۵۰۶۲	میجر سید مقبول احمد شاہ صاحب ولد سید محمد حسین شاہ صاحب	پٹ در
۴۹۰۸	چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار	سابق سکونت سرگودھا۔
۶۲۱۰	ملک سیف اللہ خان صاحب ایس ڈی او ایم ای ایس	بمقام کوئٹہ
۷۳۷۹	قریشی میرزا احمد صاحب ولد قریشی میر احمد صاحب	قادیان بعدہٗ ملازم سنٹرل جیل لاہور
۷۳۶۲	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ولد چوہدری صادق علی صاحب	ہل پور گجرات۔
۱۲۳۵۲	شیخ غلام محمد صاحب ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب	بارڈی کرم سنگھ والی میرپور سندھ
۱۲۳۷۶	چوہدری عبد الغفور صاحب ولد چوہدری حسن الدین صاحب	سیالکوٹ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اگر آپ ۳۱ مارچ تک اپنا "تحریک جدید" کا اس سال کا وعدہ سو فیصدی ادا فرمالیں تو آپ کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے اخبار الفضل میں بھی انشاء اللہ العزیز دوسرے احباب کی تحریک و تحریص کے لئے شائع کر دیا جائیگا (وکیل المال)

تحریک جدید کی قربانیاں
ایمان اور اخلاص پیدا کرنے کیلئے ہیں

فرمایا:-

"یہ تحریک (تحریک جدید) صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور فضل اور احسان سمجھتا ہے۔ اور جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس پر احسان کیا ہے۔ کہ اس نے اسے خدمت دین کی توفیق دی۔"

"پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے میں اسے کہتا ہوں۔ کہ "تم چپ رہو جب تک کہ خدا تمہارے ایمانوں کو درست نہ کر دے۔ اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ مت دو۔ اور پھر دیکھو کہ خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔"

اصل بات یہ ہے کہ تحریک جدید کا مالی جہاد جو بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا ہو رہا ہے۔ اور احباب سے مالی مطالبہ ہو رہا ہے یہ اس لئے ہے کہ ان کے دلوں میں ایمان اور اخلاص پیدا ہو جائے۔ جب کسی کے دل میں ایمان آجائے۔ تو وہ خود بخود اللہ تعالےٰ کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہو گا۔ پس تحریک جدید ایمان و اخلاص پیدا کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر دوست کو تحریک جدید کے وعدے اسی اصول کے مطابق کہ خدا تعالےٰ نے اس پر احسان فرمایا کہ اسے خدمت دین کی توفیق دی ادا کریں۔ اس لئے احباب اللہ تعالےٰ کے اس احسان کو یاد رکھتے ہوئے اپنے سال ۲۳ و ۱۳ کے وعدوں کو ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

ذیل میں ان جماعتوں کی کچھ کیفیت پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اطلاع کی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے میں مشغول عمل ہیں۔

(۱) جماعت شہر گوجرانوالہ کے امیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تحریک جدید و مال کی طرف سے اطلاع ہے کہ امیر جماعت صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ نے یقین دلایا ہے کہ سال رواں کے وعدوں کے لئے کوشش کریں گے۔ نیز ضلع ہذا کے قائد صاحب نے قائدین خدام الاحمدیہ کو ایک خاص اجلاس میں تحریک جدید کے وعدوں کی ذمہ داری کا احساس کرایا۔ اور ان کو بذریعہ خطوط بھی اس فرض سے آگاہ کیا۔ تا وقت پر کام ہو۔

(۲) چک $\frac{۱۲۶}{\text{ہزارہ}}$ کے صدر چوہدری لال الدین صاحب سیکرٹری مال ماسٹر غلام قاسم صاحب نے دفتر اول و دفتر دوم کے وعدے جن کی میزان ‎-/۶۶۷/‎ ہے۔ اور اس میں ۶/۲۲۵ روپے کی رقم وعدہ زمیندار چوہدری لال دین صاحب کی اپنی ۱۹ کس کی ہے۔ یہ وعدہ مجلس مشاورت پر ادا کرنے کا کیا ہے۔

(۳) مکرم چوہدری علی شیر صاحب چک $\frac{۱۲۹}{\text{ہزارہ}}$ نے بھی معہ اپنے سارے خاندان کے وعدے کے جو ۱۷۰ کا ہے۔ مجلس مشاورت پر سو فیصدی داخل کریں گے۔

(۴) چک $\frac{۱۲۸}{\text{ہزارہ}}$ چوہدری احمد خان صاحب کا وعدہ دفتر اول و دوم ‎۱۵۷/۸‎ ہے۔ وہ بھی امید ہے کہ مجلس مشاورت پر داخل فرما سکیں گے۔

(۵) کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید چوہدری عبدالحق صاحب ورک کی اطلاع ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ وعدے جلد تر سو فیصدی ادا ہوں گے کوشش ہو رہی ہے۔

(۶) کوئٹہ کے قائد صوفی رحیم بخش صاحب اور راولپنڈی کے قائد رشدی صاحب نائب امیر اور لاہور کے کارکنان سے امید ہے کہ ۳۱ مارچ تک ان کا بھی اکثر حصہ سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ فضل فرمائے اور توفیق دے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مکرم محمد ابتہاج علی صاحب زبیری کی وفات

میرے والد بزرگوار داروغہ محمد ابتہاج علی صاحب زبیری مورخہ ۱۲ فروری بوقت ½ ۷ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولا کریم سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۷ سال کی تھی۔ آپ نے ہزاروں افراد خاندان کو ایک طرف چھوڑ کر احمدیت قبول کی۔ آپ کے چھوٹے بھائی مولوی محمد اعزاز علی صاحب دیوبند میں عالم تھے۔ اور تقریباً ایک سال قبل ہی فوت ہوئے۔ اس طرح بھانجے اور بھائی بھی احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ آپ نے سب کو چھوڑا۔ اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے بہت عزیز دوست تھے۔ اور حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی دوستوں میں سے تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ آخری عمر میں بھی وہ غیر احمدی دوستوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ غیر احمدی دوست بھی بکثرت ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (آئی اے زبیری اے آر او کیمبلپور)

امتحان کتاب "منصب خلافت"
زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب منصب خلافت کا امتحان ماہ مئی میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ (تاریخ امتحان کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا) براہ مہربانی اپنی اپنی لجنات میں تحریک کریں۔ اور امتحان دینے والی بہنوں کے نام ارسال کریں۔ نیز اگر کسی بہن کو کتاب کی ضرورت ہو۔ تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ آنے ہے۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کا انعامی
— تقریری مقابلہ —

مورخہ $\frac{۲}{۲}$ ۵۷ کو خدام الاحمدیہ حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ کا سالانہ انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں علی الترتیب قاضی نعیم الدین احمد۔ مسعود احمد جہلمی۔ مرزا محمد سلیم اختر اول و دوم اور سوم قرار دیئے گئے۔ سید داؤد احمد انور زعیم جامعہ احمدیہ

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری چھوٹی بچی کو دائیں آنکھ میں سخت تکلیف ہے۔ نیز میرے لڑکے حنیف احمد کا گر کر ٹخنہ ٹوٹ گیا ہے۔ ایک ماہ سے بستر پر ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ شریف احمد باجوہ میجر لائل پور۔

(۲) میری بیٹی عزیزہ مبارکہ سلطانہ اس سال میٹرک کے امتحان میں شرکت کر رہی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بیگم ایم اے مبارک ۸/۲ ولنگٹن مال لاہور چھاؤنی۔

(۳) ڈاکٹر صوفی احمد صاحب کے لڑکے اور لڑکی علی الترتیب ایف ایس سی اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

219

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

برہمن بڑیہ

مورخہ ۲۰ فروری ۵۷ء کو برہمن بڑیہ کی "مسجد المہدی" میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ "یوم مصلح موعود" منایا گیا۔ مسجد اور اس کے صحن کو جھنڈیوں اور موزوں قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ آلہ نشر الصوت کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ احمدی مرد، مستورات اور بچے کثرت کے ساتھ اس تقریب سعید میں شرکت کے لئے دور دور سے تشریف لائے۔ بعد نماز عصر زیر صدارت جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ جناب عبدالسلام صاحب دولیش نے قرآن شریف کی تلاوت کی اور سید منظور احمد صاحب اور غلام احمد صاحب نے درثمین اور کلام محمود میں سے نظمیں پڑھیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں نے بھی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی شان میں بنگلہ اور اردو نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

مکرم سید مولوی اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مولوی علی اکبر صاحب اور ڈاکٹر افواد حسین صاحب نے تحریری مضامین پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے "پیشگوئی مصلح موعود" پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں احمدیت کی روز افزوں ترقیات کی تفصیل پیش کی۔ جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب نے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیاسی خدمات پر مختصر تقریر فرمائی۔ اور پیشگوئی "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" پر روشنی ڈالی۔

بعد دعا قریباً ۸ بجے شب یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تمام حاضرین سے شوربہ کلاں کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔

خاکسار ایس۔ ڈی میر عبدالستار عفی عنہ
پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ (بنگال)

منٹگمری

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ مصلح موعود مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم میاں منور الدین عبدالوہاب صاحب نے فرمائی۔ نظم ماسٹر عبدالسلام صاحب ظافر مربی فاضل نے درثمین میں سے پڑھی۔ مکرمی صاحب صدر نے "شان نزول پیشگوئی مصلح موعود" پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں ہوشیارپور کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ بعد ازاں چوہدری محمد بشیر صاحب زعیم اطفال الاحمدیہ نے پیشگوئی کے اصل الفاظ اور حضرت مصلح موعود الودود کا حلفیہ بیان پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی یعنی حقیقی اسلام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت ہر ملک اور ہر قوم میں خدا تعالیٰ نے ایسے خادم احمدیت پیدا کئے۔

ازاں بعد مکرم عبدالشکور صاحب اسلم نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ دل کا حلیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"۔ کے موضوع پر اظہار خیالات کیا۔ بعدہٗ چوہدری منظور احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ اور وہ جلد جلد بڑھے گا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مکرم مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر نے ثابت کیا کہ حضور کی ذات میں ہی پیشگوئی کی تمام صفات پوری ہوئی ہیں۔

چوہدری محمد نعیم صاحب نے حضور کے مختلف کارنامے بیان کئے۔

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم نے پسر موعود کے متعلق سابقہ بزرگوں اور انبیاء کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔

آخر میں صاحب صدر نے "حضرت مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں"۔ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے جماعت کو مصلح موعود والی صفات پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اور حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی ۹½ بجے رات جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مسجد میں روشنی کا خاص انتظام کیا گیا اور چراغاں بھی کیا گیا۔ خاکسار عبدالحق ناصر سیکرٹری اصلاح و ارشاد منٹگمری۔

لائل پور شہر

مورخہ ۲۰ فروری کو مسجد احمدیہ لائلپور میں بعد نماز مغرب زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا مولوی عبداللطیف صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور چوہدری بشیر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر بالترتیب ذیل کے اصحاب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی بنیادی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر مدلل تقاریر کرکے روشنی ڈالی عاجز راقم الحروف شیخ محمد اکرم صاحب شیخ محمد یوسف صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب ریسرچ اسسٹنٹ اگریکلچر فارم لائل پور ملک عبدالحلیم صاحب جناب چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ اور صاحب صدر۔ قریباً پونے ۲ گھنٹے تک جلسہ جاری رہا۔ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و خوبی سے دعا پر ختم ہوا۔

راقم عاجز قریشی محمد حنیف قمر
سیکرٹری اصلاح و ارشاد لائل پور

پشاور

بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ پشاور کا جلسہ یوم مصلح موعود مسجد احمدیہ سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ میں زیر صدارت جناب خان شمس الدین خانصاحب امیر جماعت پشاور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ہدایت خالد صاحب بھٹی نے فرمائی۔ بعد ازاں سارجنٹ قریشی رشید احمد صاحب نے نظم سنائی۔ خاکسار نے مصلح موعود کی علامت "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ مرزا آفتاب احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے سوا گھنٹہ تک پیشگوئی کی اغراض اور علامات کا حضور کے عہد میں پورا ہونا واضح کیا۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا مضمون الفضل کے مصلح موعود نمبر میں سے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

مولا بخش نائب سیکرٹری
رشد و اصلاح جماعت احمدیہ پشاور

چنیوٹ

مورخہ ۵۷/۲/۲۰ کی شام کو بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ چنیوٹ کا اجلاس زیر صدارت جناب مرزا محمد شریف بیگ صاحب امیر جماعت چنیوٹ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف حافظ عزیز احمد صاحب نے کی۔ نظم حضرت مسیح موعودؑ میاں عبدالسلام صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں پیشگوئی کے متعلق ماسٹر سعد اللہ خانصاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر فرمائی۔

حسن محمد سیکرٹری رشد و اصلاح چنیوٹ

راولپنڈی

مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ بعد نماز عصر بوقت ساڑھے تین بجے مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت رشید احمد صاحب بھٹی نے کی۔ بعدہٗ مکرم سید علی صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم دین محمد صاحب شاہد نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور پیشگوئی مصلح موعود کو کتب سابقہ و اقوال بزرگان سلف سے وضاحت سے بیان فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ارشد نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقریر جو حضور نے ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو بمقام ہوشیارپور اپنے دعویٰ مصلح موعود کے پر از شوکت اعلان میں فرمائی۔ پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے "فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد صدر جلسہ و امیر جماعت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود میں سے "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔ کے حصہ پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔

جلسہ ہذا مسجد احمدیہ واقعہ مری روڈ کے بیرونی صحن میں منعقد ہوا۔ ساری جگہ کو جھنڈیوں اور دیدہ زیب قطعات سے مزین کیا گیا تھا۔ اور ایک بھاری تعداد میں احمدی بھائیوں نے شرکت کی۔ جلسہ قریب چھ بجے شام تک جاری رہا اور بعد از دعا بخیر و خوبی سرانجام ہوا۔ نیز جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اس تقریب کی خوشی میں پرتکلف دعوت طعام کا انتظام کیا۔ جس میں ڈیڑھ صد کے قریب احباب جماعت نے شمولیت کی۔

(جنرل سیکرٹری۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

درخواست دعا

بندہ کی لڑکی فاننہ بیگم امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (خاکسار منشی محمد ابراہیم ربوہ)

متروکہ جائیداد کی مالیت کا اندازہ لگانے کے لئے نئے فارمولے کا اعلان

تصدیق شدہ دعاوی پر بھی نظرثانی کی جائے گی

کراچی یکم مارچ۔ حکومت پاکستان نے بھارت میں چھوڑی ہوئی شہری جائیداد کی مالیت کا تخمینہ لگانے کے لئے ایک فارمولا تیار کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ متروکہ جائیداد کی مالیت کی تشخیص کے سلسلے میں یکساں طریق کار اختیار کیا جائے۔ اور دعاوی کی تصدیق میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جن مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق ہو چکی ہے۔ ان پر بھی نئے فارمولے کے تحت نظرثانی کی جائے گی۔

اس فارمولا کے تحت بھارت میں چھوڑی ہوئی شہری جائیدادوں کی موجودہ مالیت کی تشخیص مندرجہ ذیل اصولوں پر کی جائیگی

(۱) جن مکانوں اور عمارتوں میں کرایہ دار رہتے تھے۔ ان کی موجودہ قیمت ان مکانوں اور عمارتوں کے ۱۹۴۶ء میں وصول ہونے والے سالانہ کرایہ کا بیس گنا تصور کی جائیگی۔

(۲) جن مکانوں میں مالک خود رہتے تھے۔ ان کی مالیت کا اندازہ اس طرح لگایا جائیگا کہ ۱۹۴۶ء میں ان جیسے مکانوں کا سالانہ کرایہ معلوم کرنے کے بعد اس میں بیس فی صد اضافہ کر دیا جائیگا۔ اور پھر اس کے بیس گنا کو اس مکان کی مالیت تصور کیا جائیگا۔

(۳) کھلی جگہوں کی مالیت اسی طرح متعین کی جائے گی۔ کہ ۱۹۴۶ء میں اسی علاقے میں اسی قسم کی جگہ فروخت ہونے سے جو رقم حاصل ہوئی تھی۔ اسے ڈیڑھ گنا کر دیا جائیگا۔

(۴) دیہی علاقوں میں واقع مکانات کی قیمت ان کی تعمیر کی لاگت کی ڈیڑھ گنی ہوگی۔

اس ضمن میں ایک سرکاری پریس نوٹ مظہر ہے۔ ”وقتاً فوقتاً حکومت سے یہ درخواست کی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ بھارت میں مہاجرین کی متروکہ جائیداد کی مالیت کا اندازہ لگانے کے لئے ایسے ٹھوس اصول وضع کرے۔ جن کے تحت محکمہ کلیمز دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں یکساں طریق کار اختیار کر سکے۔ اور اس ضمن میں صرف ذاتی اثر و رسوخ اور مفروضات کو بنیاد نہ بنایا جا سکے۔ کیونکہ یکساں اصول نہ ہونے کے باعث ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ مل جائے۔ اور کوئی شخص اپنے جائز حق سے بھی محروم کر دیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد متذکرہ بالا فارمولا وضع کیا ہے۔

ارجنٹائن میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

بیونس آئرز یکم مارچ ارجنٹائن میں حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک اور سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اس الزام میں چھ سابق جنرل اور پچاس دوسرے افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ سازش معزول صدر پیرون کے حامیوں نے انہیں دوبارہ برسر اقتدار لانے کے لئے کی تھی۔ ان ذرائع نے مزید بتایا کہ اس سازش میں پیرون کے بہت سے ممتاز حامی بھی ملوث ہیں یہ لوگ ہمسایہ ملکوں میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ ستمبر ۱۹۵۵ء میں جنرل آرمبرو کی زیر قیادت کامیاب فوجی بغاوت کے بعد صدر پیرون کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تھا اور وہ ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

درخواست دعا

میٹرک کا امتحان مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۸ء سے شروع ہو چکا ہے مختلف جگہوں پر احمدی طلباء اس میں شریک ہو رہے ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ امتحان میں شامل ہونے والے تمام طلباء کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر ملتان کو شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۱۹ر مارچ ۱۹۵۸ء کو تین بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز سوا تین بجے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	زرِ ضمانت
۱۔	مونٹگمری زون کی حدود میں یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں مرمت اور تعمیرات کے کاموں کی سرانجام دہی ان میں حسب ذیل زون شامل ہوں گے (ا) آئی او ڈبلیو ملتان سیکشن (ب) آئی او ڈبلیو پاکپتن سیکشن (ج) آئی او ڈبلیو خانیوال سیکشن (د) آئی او ڈبلیو جھنگ صدر سیکشن (س) آئی او ڈبلیو ۲/۱ لودھراں سیکشن (ص) آئی او ڈبلیو سمہ سٹہ سیکشن (ط) آئی او ڈبلیو خانپور سیکشن (ع) آئی او ڈبلیو ۲/۱ گھوٹکی سیکشن (ف) اے۔ ای۔ این بہاولنگر سیکشن (ق) اے ای۔ این بھکر سیکشن	۱۰۰/- روپیہ فی زون
۲۔	۱۹۵۷-۵۸ء کے دوران کنوؤں حوضوں اور ذخیروں کی صفائی (ا) ڈویژنل انجینئر این ڈبلیو ملتان سیکشن	۱۰۰/- روپے
	(ب) 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۱۰۰/- 〃
۳۔	۱۹۵۷-۵۸ء کے دوران مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر ریلوے کی معیاری ہدایات کے مطابق دوسرے درجے کی اینٹوں کی فراہمی	

	اسٹیشن	تعداد	زرِ ضمانت
(ا)	ملتان	۱۷ لاکھ	۱۰۰۰/- روپے
(ب)	منٹگمری	۱۳ 〃	۱۰۰۰/- 〃
(ج)	رحیم یار خان	۶ 〃	۸۰۰/- 〃
(د)	گھوٹکی	۳ 〃	۵۰۰/- 〃
(س)	لیاقت پور	۳ 〃	۵۰۰/- 〃
(ص)	بہاولپور	۵ 〃	۵۰۰/- 〃
(ص)	بہاولنگر	۶ 〃	۸۰۰/- 〃

۴۔ مندرجہ ذیل سیکشنوں میں تعمیری سامان مثلاً چونا اینٹوں کے ٹکڑے کنکر سرخی بھوسا۔ عمدہ ریت مٹی کے پلسترکے لئے گارا اور گوبر وغیرہ کی فراہمی

	سیکشن	سٹیشن جہاں مال سپلائی کرنا ہے	
(ا)	اے۔ ای۔ این ملتان سیکشن	ملتان، پاکپتن	۳۰۰/-
(ب)	〃 〃 〃 خانیوال 〃	خانیوال، منٹگمری شورکوٹ روڈ اور جھنگ صدر	۳۰۰/-
(ج)	〃 〃 〃 لودھراں 〃	لودھراں و سمہ سٹہ	۳۰۰/-
(د)	〃 〃 〃 خانپور 〃	خانپور اور گھوٹکی	۳۰۰/-
(س)	〃 〃 〃 بہاولنگر 〃	بہاولنگر اور شیخ واہن	۳۰۰/-
(ص)	〃 〃 〃 بھکر 〃	مظفرگڑھ اور بھکر	۳۰۰/-

نوٹ:۔ اوپر درج کئے ہوئے ہر حصہ کام کے لئے اے۔ بی اور سی وغیرہ نشان ڈال کر علیحدہ علیحدہ ٹنڈر پیش کئے جائیں۔ ٹنڈر کا مقررہ فارموں پر ہونا ضروری ہے۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۱۹ر مارچ ۱۹۵۸ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیدار ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیدار چار روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں۔ اپنے سابقہ تجربے اور مالی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹوں اور تصدیقی تحریرات کی نقول جو گزٹڈ افسران کی طرف سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ داخل کرنی چاہئیں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کرنے پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)